احادیث النّبویّة

فی ایّام الاضحیّة

اس مختصر رسالہ میں احادیث اورآثار صحابہ رضی اللہ عنہم کی روشنی میں اس مسئلہ کو واضح کیا گیا ہے کہ قربانی کے ایام تین دن ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کی ممانعت

عن ابن عمر رضی الله عنه : ان النبی صلی الله علیه وسلم قال : لا یاکل احدکم من لحم اضحیته فوق ثلاثة ایام۔

(ترمذی شریف، باب فی کراهیة اکل الاضحیة فوق ثلاثة ایام ، ابواب الاضاحی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائیں۔

آپ ﷺ نے ایک سال یہ اعلان کرایا تھا کہ تین دن کے بعد کوئی قربانی کا گوشت نہ کھائے، کیونکہ مدینہ منورہ میں باہر سے بہت سے مسلمان آگئے تھے، پس آپ ﷺ نے چاہا کہ سب کو گوشت پہنچے، مگر آئندہ سال بھی صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے اس پر عمل کیا تو آپ ﷺ نے پھر اعلان کرایا کہ: ایام قربانی کے بعد بھی قربانی کا گوشت کھا سکتے ہیں، اور پہلے اعلان کی وجہ سمجھائی کہ یہ مصلحت تھی، مسئلہ نہیں تھا۔ (تحفۃ الالمعی ص۴۴۲ ج۴)

تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے آپ لوگوں کو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے روکا تھا تاکہ باحیثیت لوگ ان لوگوں پر وسعت کریں جن کے پاس قربانی کی وسعت نہیں ہے، یعنی قربانی کرنے والے تین دن تک کھانے کے بقدر گوشت روک کر زائد گوشت غرباء میں تقسیم کریں، مگر چونکہ یہ مصلحت باقی نہیں رہی، اس لئے وہ حکم ختم، اب جب چاہیں کھائیں، کھلائیں اور ذخیرہ کریں۔

حضرت عابس (رحمہ اللہ) نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا رسول اللہ ﷺ قربانی کے گوشت سے (ایام قربانی کے بعد) منع کیا کرتے تھے؟ صدیقہ رضی

اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں، البتہ ایک سال ایسا ہوا کہ قربانی کرنے والے کم تھے، اس لئے آپ ﷺ نے چاہا کہ قربانی کرنے والے قربانی نہ کرنے والوں کو کھلائیں، بخدا! واقعہ یہ ہے کہ ہم بکری کے کھر اٹھا کر رکھ دیتے تھے اور ایام قربانی کے دس دن کے بعد (جب سارا گوشت نمٹ جاتا تھا) کھاتے تھے۔

(ترمذی شریف، باب فی الرخصة فی اکلها بعد ثلاث ، ابواب الاضاحی ، تحفۃ الالمعی ص۴۴۲ ج۴)

اس حدیث سے بھی دلیل پکڑی جاتی ہے کہ قربانی تین سے زیادہ جائز نہیں، اس لئے کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت جمع کرنے سے منع فرمایا، چونکہ سب تک قربانی کا گوشت پہنچانا تھا، اور قربانی کا دستور تین دن تک ہی تھا، اس لئے ممانعت بھی تین دن ہی کی فرمائی، بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا۔

آثار صحابہ رضی اللہ عنہم

(۱):......عن علی رضی الله عنه قال : الاضحی یومان بعد یوم الاضحی۔

(السنن الکبری للبیهقی ص۲۹۷ ج۹، باب من قال الاضحی یوم النحر و یومین بعده)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: قربانی عید کے بعد دو دن تک ہے۔

(۲):......عن علی رضی الله عنه قال: النحر ثلاثة ایام ، افضلها اولها۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نحر تین دن تک ہے، لیکن پہلا دن افضل ہے۔

ایک روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر ان الفاظ سے منقول ہے: ” ایام النحر ثلاثة ایام ، اولهن افضلهن “۔ (عمدۃ القاری ص۱۴۸ ج۲۱۔ مؤطا امام مالک ص۴۸۷ ج۲، باب ذکر ایام الاضحی ، کتاب الضحایا)

ابن عبد البر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت اس طرح نقل کی ہے کہ: ایام

معدودات یوم نحر ہے اور دو دن اس کے بعد، ان میں جب چاہو ذبح کرو لیکن پہلا دن افضل ہے۔

عن علی رضی اللہ عنہ قال : الایام المعدودات: یوم النحر و یومان بعدہ ، اذبح فی ایھا شئت و افضلھا اولھا۔

(اوجز المسالک الی موطا مالک ص۲۶۳ ج۹، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان)

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اس طرح کی روایت توقیفی ہی ہوسکتی ہے اس میں رائے کو دخل نہیں۔قال الطحاوی : مثل ھذا لا یکون رأیا فدل انہ توقیف۔(حوالہ بالا)

(۳):......عن نافع ان ابن عمر رضی اللہ عنھما قال : الاضحی یومان بعد یوم الاضحی ، وقال : وبلغنی عن علی بن ابی طالب مثلہ۔(حوالہ بالا)

(۴):......عن انس رضی اللہ عنہ قال : الذبح بعد النحر یومان۔(حوالہ بالا)

(۵):......عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ : انما النحر فی ھذہ الثلاثۃ الایام۔

(اعلاء السنن ص۲۳۲ ج۱۷، باب ان الاضحیۃ یومان بعد یوم الاضحی، ادارۃ القرآن، کراچی)

(۶):......عن ابن عباس رضی اللہ عنھما : ایام النحر ثلاثۃ ایام۔(حوالہ بالا)

(۷):......عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال : ما ذبحت یوم النحر والثانی والثالث فھی الضحایا۔(حوالہ بالا)

(۸):......عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ : الاضحی ثلاثۃ ایام۔(حوالہ بالا)

ان تمام آثار کا خلاصہ یہی ہے کہ قربانی کے تین دن ہیں۔ پانچویں اور ساتویں روایت میں تو من وجہٍ حصر ہے کہ ان تین ہی ایام میں قربانی ہوگی ،یعنی ان کے علاوہ ایام میں قربانی نہیں ہوگی۔

قربانی کے چار دن کے قائلین کے دلائل اور ان کے جوابات

((کل ایام التشریق ذبح))

(۱):......آپ ﷺ کا ارشاد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں: کــل ایــام التشریق ذبح ۔(زادالمعاد ص ۳۱۸ ج ۲)

یعنی ایام تشریق سب کے سب ایام ذبح ہیں۔

اس حدیث سے استدلال درج ذیل وجوہ سے صحیح نہیں:

پہلا یہ کہ:...... یہ حدیث صحیح نہیں، ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''الـحدیث منقطع لا یثبت وصله''یعنی یہ حدیث منقطع ہے، آپ ﷺ تک اس کا موصول ہونا ثابت نہیں۔

اہل حدیث حضرات تو ہر بات میں صحیح حدیث کا مطالبہ کرتے ہیں، یہاں خود ان کے بڑے امام کی صراحت ہے کہ یہ حدیث منقطع ہے۔

ایام تشریق ایام ذبح ہیں تو پھر نویں کو بھی قربانی جائز ہونی چاہئے

دوسرے یہ کہ:......اس حدیث سے استدلال کرنا ہو تو پھر ان کو پوری حدیث پر عمل کرنا چاہئے۔اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ ایام تشریق قربانی کے دن ہیں، اور ہر ایک کو معلوم ہے کہ ایام تشریق ذی الحجہ کی نو تاریخ ہی سے شروع ہو جاتے ہیں، پس اس حدیث کے ظاہر کا تقاضا یہ ہے کہ نویں تاریخ سے قربانی شروع ہو، مگر کسی اہل حدیث کا اس پر عمل نہیں۔

دور صحابہ میں تمام مراکز اسلام کا فتوی تین دن کا تھا

دور صحابہ میں تمام مراکز اسلام: مکہ مکرمہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما، مدینہ منورہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، بصرہ میں حضرت انس رضی

اللہ عنہ تین دن ہی پر فتوی دیتے تھے، کہیں بھی کسی نے منکر روایت کا سہارا لے کر اس فتوی کی مخالفت نہیں کی۔

مگر چار دن تک قربانی کے جواز کے قائلین حضرات نے ایک منکر حدیث کا سہارا لے کر کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ: ''ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں'' یعنی ان میں روزہ نہ رکھیں۔ یہ مضمون تقریبا چودہ صحابہ نے روایت فرمایا ہے۔

جبیر بن مطعم کی روایت علماء اہل حدیث کے نزدیک بھی صحیح نہیں

اس کے خلاف حضرت جبیر بن مطعم کی روایت میں ایک راوی سلیمان بن موسی الاشدق نے غلطی سے کھانے کے بجائے لفظ ''ذبح'' بیان کر دیا۔ غیر مقلدین میں سے جو علم حدیث سے معمولی مناسبت بھی رکھتے ہیں وہ اس کو صحیح نہیں مانتے، چنانچہ ان کے سابقہ مناظر اعظم مولانا بشیر احمد سہوانی اس کو ضعیف کہتے ہیں۔ (فتاوی علماء حدیث ص ۱۷۸ ج ۱۳)

اور سابق امیر جماعت اہل حدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی بھی فرماتے ہیں کہ: اس کے ہر طریق میں کچھ نہ کچھ نقص ہے۔ (فتاوی علماء حدیث ص ۱۶۹ ج ۱۳)

اور دوسری جگہ تو غصے میں فرماتے ہیں:

''بعض کم فہم اور متعصب حضرات سارا زور جبیر بن مطعم کی حدیث اور اس پر جرح میں صرف کر دیتے ہیں، حالانکہ جبیر بن مطعم کی حدیث استدلال کی بنیاد نہیں''۔

(فتاوی علماء حدیث ص ۱۷۱ ج ۱۳)

اور خود چار دن قائلین حضرات کے اکابر بھی قربانی میں تاخیر کو پسند نہیں فرماتے ہیں، جس کو پہلے دن قربانی میسر ہو اور وہ نہ کرے اور قربانی کو باندھ رکھے، اس کا عمل حدیث کے خلاف ہے۔ (فتاوی برکاتیہ ص ۲۵۵)

اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ:

جس طرح اول وقت میں نماز پڑھنا افضل ہے آخر وقت نماز پڑھنے کی عادت بنالیں تو نماز تو ہو جائے گی، لیکن منافقانہ نماز ہوگی۔ (فتاوی علمائے حدیث ص ۱۶۷ ج ۱۳)

(اس طرح قربانی بھی اول دن میں ہونی چاہئے)۔ (فتاوی بینات ص ۶۰۲ ج ۴)

(۲):...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر ہے:

''ایام النحر یوم الاضحی و ثلاثة ایام بعده''۔ (زادالمعاد ص ۳۱۹ ج ۲)

یعنی قربانی کے چار روز ہیں ایک روز عید کا اور تین روز اس کے بعد کے۔

جبیر بن مطعم کی روایت علماء اہل حدیث کے نزدیک بھی صحیح نہیں

چار دن والی روایت پر اہل حدیث کی خدمت میں چند گذارشات

نواب صاحب کے نزدیک صحابی کا قول حجت نہیں

اس سلسلہ میں پہلی گذارش یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صحابی ہیں اور صحابی کا قول اہل حدیث کے یہاں حجت نہیں۔ نواب صدیق حسن خان بھوپالی تحریر فرماتے ہیں:

''وقول الصحابی لا تقوم به حجة''۔ (الروضۃ الندیۃ ص ۱۴۱ ج ۱)

یعنی صحابی کے قول سے حجت قائم نہیں ہوتی ہے۔

تو جب صحابی کے قول سے حجت نہیں پکڑی جاسکتی ہے اور معرض استدلال میں صحابی کا قول اہل حدیث کے یہاں مردود ہے، تو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس قول کو دلیل بنانا کیسے جائز ہوگا؟

کچھ اہل حدیث احناف سے مطالبہ کرتے ہیں کہ: حدیث میں قربانی کے ایام چار روز ہیں، لہذا تمہارا عمل تین دن کا حدیث کے خلاف ہے۔

مقلد سے حدیث کا مطالبہ تعجب خیز ہے۔قربانی کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث نہیں، پھر حضرات اہل حدیث قربانی کیوں کرتے ہیں؟

اہل حدیث حضرات کی خدمت میں پہلی درخواست تو یہ ہے کہ ہم تو مقلد ہیں ہم سے حدیث کا مطالبہ کرنا ہی فضول ہے۔ دوسری یہ کہ: قربانی کے ایام کتنے ہیں؟ یہ مسئلہ تو الگ ہے، ہمارے تو سمجھ میں نہیں آتا کہ اہل حدیث حضرات قربانی کرتے ہی کیوں ہیں؟اس لئے قربانی کی فضیلت کے سلسلہ میں ان کے اکابر کے بقول کوئی صحیح حدیث ہی نہیں ہے، اوراہل حدیث حضرات کا تو عمل (بقول ان کے،حقیقت بھی ایسی ہے یا نہیں، یہ علیحدہ بحث ہے) ہمیشہ صحیح حدیث ہی پر ہوتا ہے۔مشہور غیر مقلد عالم اور محدث مولانا عبد الرحمٰن مبارکپوری تحریر فرماتے ہیں:

”قال ابن العربی فی شرح الترمذی : لیس فی فضل الاضحیة حدیث صحیح ، قلت : الامر کما قال ابن العربی“۔(تحفۃ الاحوذی ص۳۵۳ ج۲)

یعنی ابن عربی رحمہ اللہ نے شرح ترمذی میں فرمایا ہے کہ: قربانی کی فضیلت کے بارے میں کوئی بھی صحیح حدیث نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں (یعنی مولانا مبارک پوری فرماتے ہیں) کہ:بات وہی ہے جو ابن عربی رحمہ اللہ نے کہی۔

جب بات وہی ہے جو ابن عربی رحمہ اللہ نے فرمائی، یعنی قربانی کی فضیلت کے بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے، تو اہل حدیث کے یہاں قربانی کا عمل یقیناً باعث تعجب ہے، پس اولاتو اہل حدیث حضرات یہ بتلائیں کہ وہ قربانی کیوں کرتے ہیں؟ ثانیاغیر صحیح حدیث پرعمل کے جواز کے بارے میں کون سی صحیح حدیث ہے؟

رہی بات اہل حدیث حضرات صرف احناف ہی سے کیوں نالہ ہے، کیا تین روز قربانی

کا مسئلہ صرف احناف کا ہے یا یہی مذہب جمہور کا بھی ہے؟ قربانی کے ایام کے بارے میں جو مسلک احناف کا ہے وہی امام مالک و امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ کا بھی ہے، اور صحابۂ کرام میں یہی مسلک حضرت عمرؓ حضرت علیؓ وحضرت ابن عمرؓ وحضرت ابن عباسؓ وحضرت ابو ہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہم کا بھی ہے۔ ''المغنی لابن قدامۃ'' حنبلی مذہب کی مشہور کتاب ہے، اس میں ہے:

''ایام النحر ثلاثة : یوم العید و یومان بعده ، وهذا قول عمر و علی و ابن عمر و ابن عباس و ابی هریرة و انس (رضی الله عنهم) قال احمد: ایام النحر ثلاثة عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ، وهو قول مالک و الثوری و ابی حنیفة (رحمهم الله)''۔ (المغنی ص۹۳۸ ج۸)

یعنی قربانی کے تین دن ہیں، عید کا دن اور دو دن اس کے بعد، اور یہی قول حضرت عمرؓ حضرت علیؓ وحضرت ابن عمرؓ وحضرت ابن عباسؓ وحضرت ابو ہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہم کا بھی ہے۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ: قربانی کے تین دن ہیں اور یہی بہت سے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے، اور یہی قول امام مالک امام ثوری اور امام ابو حنیفہ (رحمہم اللہ) کا بھی ہے۔ کیا اہل حدیث حضرات ان اجل صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے بارے میں حدیث کے خلاف عمل کا فتوی صادر فرمائیں گے؟ (ارمغان حق ص۵۹ ج۱)

آج کے اہل حدیث حضرات بات بات میں امام بخاری رحمہ اللہ کا نام لیتے ہیں، اور قربانی کے ایام کے مسئلہ میں امام بخاری رحمہ اللہ کو بالکل چھوڑ دیا، اس لئے کہ امام بخاریؒ ابن سیرینؒ داؤد ظاہری اور سعید بن جبیر رحمہم اللہ کے نزدیک قربانی کا صرف ایک دن ہے: یوم النحر ۔ (عمدۃ القاری ص۱۴۸ ج۲۱)

ان حضرات کی دلیل ''بخاری شریف'' کی روایت کے الفاظ: ''الیس یوم النحر ؟ قلنا بلی ''(بخاری شریف، باب من قال : الاضحی یوم النحر، کتاب الاضاحی)

اس میں ''یوم'' کو ''نحر'' کی طرف مضاف کیا ہے،اور ''النحر'' میں الف لام جنس کا ہے، یعنی نحر کا صرف ایک دن ہے۔(عمدۃ القاری ص ۱۴۷ ج ۲۱)

لیکن جمہور کی طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں نحر سے نحر کامل مراد ہے، لام کمال کے لئے بھی بکثرت استعمال ہوتا ہے۔(عمدۃ القاری ص ۱۴۸ ج ۲۱۔کشف الباری ص ۳۳۱)

ایک اور بات بھی قابل غور ہے کہ کچھ اہل حدیث حضرات احناف کی ضد میں جان کر پہلے دن قربانی نہیں کرتے اور چوتھے دن قربانی کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ہم مسئلہ کی وضاحت اور اشاعت کے لئے یہ عمل کر رہے ہیں، جبکہ قربانی پہلے دن افضل ہے۔آپ حضرات چار دن کے جواز میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی استدلال کرتے ہیں، حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دونوں طرح کی روایتیں منقول ہیں، چار دن کی بھی اور تین دن کی بھی، مگر پہلے دن قربانی کا افضل ہونا بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہے، اب آپ حضرات اس افضلیت کو کیوں ترک کرتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر ہے: '' ایام النحر ثلاثة ایام ، اولهن افضلهن ''۔

(عمدۃ القاری ص ۱۴۸ ج ۲۱۔مؤطا امام مالک ص ۴۸۷ ج ۲، باب ذکر ایام الاضحی ، کتاب الضحایا)

قربانی کے ایام میں سات مذاہب

آخر میں اس بات کی وضاحت بھی مفید ہے کہ قربانی کے ایام میں مجموعی طور پر سات مذاہب ہیں:

(۱):......قربانی کا فقط ایک دن ہے یوم نحر، یہ مذہب داؤد (ظاہری) اور ابن سیرین رحمہما اللہ کا ہے اور یہی مذہب امام بخاری رحمہ اللہ کا بھی ہے، کما مر۔

(۲):......قربانی کے تین دن ہیں، یہ مذہب ائمۂ ثلاثہ وغیرہ کا ہے۔

(۳):......قربانی کے چار دن ہیں، یہ مذہب امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ کا ہے۔

(۴):......قربانی کے سات دن ہیں، یوم نحر اور اس کے بعد چھ دن، یہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

(۵):......قربانی کے دس دن ہیں، ابن التین سے اس طرح منقول ہے۔

(۶):......ذی الحجہ کے آخر تک، یہ ابن حزم کا مذہب ہے۔

(۷):......شہروں میں ایک دن اور منی میں تین دن، یہ قول سعید بن جبیر اور جبیر بن زید کا ہے۔ (اوجز المسالک الی مؤطا مالک ص ۲۶۲ ج ۹، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان)

''الیواقیت الغالیہ فی تحقیق وتخریج الاحادیث العالیۃ'' سے ایام قربانی کے متعلق تین سوالات اور ان کے جوابات

قربانی کے ایام کے بارے میں تین سوالات شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب مدظلہم سے کیئے گئے تھے، وہ اور ان کے مختصر جوابات کا یہاں نقل کرنا فائدہ سے خالی نہیں ہوگا، مکمل جوابات اور عبارتیں وغیرہ کے لئے اصل کتاب کا مطالعہ مفید ہے۔

کیا قربانی کرنے کا صرف ایک ہی دن ہے، دوسرا آرام کرنے کا ہے؟

سوال:......کیا قربانی کرنے کا صرف ایک ہی دن ہے، دوسرا آرام کرنے کا ہے؟

جواب:......بہرحال..... کہیں بھی قربانی فی یوم الحادی عشر کی نفی ہرگز معلوم نہیں ہوتی ہے۔

.......حاصل یہ ہے کہ اصل تو یہی ہے کہ یوم اول میں قربانی ہوجائے ،لیکن اگر اتفاق سے کوئی نہ کرسکا تو اس کے لئے بعد کے ایام میں اجازت ہے، بلکہ ایک روایت علامہ سیوطی (رحمہ اللہ) نے ''خصائص کبری'' میں نقل کی ہے،جس سے یوم القر (قربانی کا دوسرا دن) میں قربانی ثابت ہوتی ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ قربانی کے چار دن کے قائل یا تین دن کے؟ ابن حجر رحمہ اللہ کا تسامح

سوال:......قد روی ابن ابی شیبة من وجه آخر عن ابن عباس رضی الله عنهما : ان المعلومات یوم النحر وثلاثه ایام بعده ، ورجّح الطحاوی هذا لقوله تعالی: ﴿ ویذکروا اسم الله فی ایام معلومات علی ما رزقهم ﴾الخ۔(فتح الباری ص۲۶۶ج۲)

ابن ابی شیبہ کی مکمل سند مطلوب ہے، پوری سند تحریر فرمادیں۔

امام طحاوی (رحمہ اللہ) کا بیان طحاوی میں نہیں ملتا، امام طحاوی (رحمہ اللہ) نے جو چار دن کی قربانی کو قرآن کی آیت سے ترجیح فرمائی ہے، یہ بیان امام طحاوی (رحمہ اللہ) کی کونسی کتاب میں ہے؟اس کتاب کا نام اور صفحہ تحریر فرمادیں۔

جواب:......''ابن ابی شیبہ'' کی روایت باوجود تتبع بالغ کے نہیں مل سکی، اس لئے کہ جس قدر مطبوعہ نسخے ہیں اس میں نہیں ہے، اور جو نسخہ قلمیہ ہے اس میں بھی نہیں ملی، لیکن ابن کثیر نے سورۃ الحج کی تفسیر (ص۲۱۷/۳) میں اس کی سند کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

یہ مذہب ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے متعدد علماء نے نقل کیا ہے کہ قربانی یوم النحر کے بعد تین دن تک ہے۔........

لیکن امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مہذب میں یہ مذہب (حضرت) علی ابن ابی طالب

جبیر بن مطعم اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے نقل فرمایا ہے۔ اس کے برخلاف ایک جماعت نے حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے تین دن نقل کیا ہے، یوم النحر اور دو دن اس کے بعد۔......

اسی طرح یہ مذہب ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے حافظ ابن عبد البر اور علامہ موفق' صاحب المغنی (ص۱۱۴/۱۱) ابو الحسن کرخی' صاحب ہدایہ (ص۴۴۶) وغیرہ فقہاء (رحمہم اللہ) نے نقل فرمایا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اثر قربانی کے تین دن ہے' کا حوالہ

سوال :......عینی جو شرح ہے ''بخاری شریف'' (ص۱۰/۹۰) پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے کہ: قربانی کے تین دن ہیں، امام طحاوی نے بسند جید نقل فرمایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ''طحاوی'' میں نہیں ملتا، یہ قول امام طحاوی کی کونسی کتاب میں ہے؟ اس کتاب کی پوری سند تحریر فرمادیں۔

صاحب فتح الباری' طحاوی کے حوالہ سے حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہ) کی قربانی چار دن ثابت کرتے ہیں۔ اور علامہ عینی حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہ) کے قول سے بحوالۂ ''طحاوی'' تین دن کی قربانی ثابت کرتے ہیں، اور کتاب ''طحاوی'' میں دونوں قول نہیں ملتے۔

مہربانی فرما کر اپنا قیمتی وقت اس پر خرچ کریں اور اس معمہ کو حل فرمادیں کہ ''فتح الباری'' کی بات صحیح ہے یا علامہ عینی کی؟ ابن عباس (رضی اللہ عنہ) کے دونوں قول کی سند مطلوب ہے۔

جواب :......حافظ ابن حجر (رحمہ اللہ) نے طحاوی کی کس کتاب سے نقل کیا ہے معلوم نہیں

ہوسکا، طحاوی کی کتاب ''شرح معانی الآثار، شرح مشکل الآثار'' میں یہ مسئلہ سر دست نہیں ملا۔

علامہ عینی (رحمہ اللہ) نے جو کچھ نقل کیا ہے وہ تو ''احکام القرآن'' تصنیف امام طحاوی (رحمہ اللہ) سے کیا ہے۔ علامہ ابن الترکمانی (رحمہ اللہ) نے ''جوہر نقی'' میں ''احکام القرآن'' ہی سے نقل کیا ہے، اور بظاہر عینی کی ''شرح ہدایہ'' کی عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ابن الترکمانی (رحمہ اللہ) کا اقتدا کیا ہے۔

ظن غالب یہ ہے کہ حافظ ابن حجر (رحمہ اللہ) نے تسامح سے کام لیا ہے، کوئی بھی تو طحاوی سے حافظ کے موافق نقل نہیں کرتا ہے، اور احناف کا بیان اس باب میں زیادہ قابل اطمینان ہے، فان صاحب البیت ادری بما فیه۔

حافظ ابن حجر (رحمہ اللہ) بسا اوقات دوسرے کے اتباع میں ''طحاوی'' سے کچھ نقل کرجاتے ہیں، لیکن وہ خلاف تحقیق ہوتا ہے۔ (آگے حضرت مدظلہم نے اس کی مثالیں بھی دی ہیں)۔ (الیواقت الغالیہ، ملخصاص۱۰۱ج۱)